عن ام سلمہ قلت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرحتہ لھذا المسجد فنادی باعلی صوتہ ان المسجد لا یحل لحائض ولا لجنب رواہ ابن ماجتہ والطبرانی۔ حوالہ ایضا رسول اللہ مسجد کے آنگن میں تشریف لائے اور باآواز بلند فرمایا کہ مسجد میں حائضہ اور جنبی کا قیام حرام ہے۔ (ہاں گزر جائز ہے) محقق عصر حاضر الشیخ السید محمد سابق مصری ارقام فرماتے ہیں **والحدیثان یدلان علی عدم حل اللبث فی المسجد والمکث فی للحائض والجنب لکن یرخص لھما فی اجتیازہ بقول اللہ تعالی ۔ ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا ۔** سورۃ النساء کہ یہ دونوں احادیث اس کی دلیل ہیں کہ ماہواری والی عورت اور جنبی کے لئے مسجد میں قیام کرنا اور ٹھہرنا جائز نہیں۔ ہاں وہ دونوں مسجد میں سے گذر سکتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے لئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک حائضہ عورت اپنے گھر میں بھی قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتی۔ چہ جائیکہ وہ مسجد میں بیٹھ کر درس و تدریس کرے۔ واللہ اعلم۔

۲۔ کتاب و سنت کے خلاف فیصلہ کر کے اس کو کتاب و سنت کے مطابق کرنا جائز ہی نہیں بلکہ فرض اور ضروری ہے اور خلاف شرع فیصلہ کو حالات کے تقاضوں اور نزاکتوں کے بہانہ قائم رکھنا ہرگز جائز نہیں کہ یہ تحاکم الی الطاغوت ہے جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔

۳۔ مسجد کی بالائی منزل بھی مسجد کے حکم میں ہے لہٰذا جس طرح کی نچلی اور پہلی منزل میں لڑکیوں کا مدرسہ قائم کرنا جائز نہیں اسی طرح مسجد کی بالائی منزل پر بھی لڑکیوں کا مدرسہ بنانا جائز نہیں۔ بالائی منزل کے مسجد ہونے کی دلیل یہ ہے **وصلی ابو ہریرۃ علی ظہر المسجد بصلوۃ الامام اخرجہ ابن ابی شیبتہ وسعید بن منصور وذکرہ البخاری تعلیقا ۔** صحیح بخاری باب الصلوۃ فی السطوح والمنبر ج ا ص ۴، ۵۵ ۔ کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے مسجد کی چھت پر نماز پڑھی امام کی اقتداء میں جبکہ امام نچلی منزل میں نماز پڑھا رہا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کی بالائی منزل بھی مسجد ہی ہے۔ لہٰذا لڑکیوں کے مدرسہ کے لئے اس کو استعمال کرنا جائز نہیں **واللہ تعالی اعلم بالصواب**

۴۔ شرعی عذر کے بغیر ذاتی عداوت اور اختلاف کی بنا پر اس امام کو منصب امامت سے الگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی شرعی سبب ہو تو پھر اس کو امامت سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ